شالا حیاتی ہووے

زہر پیالے پیناں— سولی چڑھناں
تے سِر چڑھ کے مرناں

اِکو جیہے عنوان

اِکو جیہے بلی دان

دکھو دکھ زمانہ بھاویں

پریم کتھادی اِک سجان

زہر پیالے پیناں— سولی چڑھناں

تے سِر چڑھ کے مرناں

اِک لڑائی تے دو آساں

اک سچیائی، اِک انصاف

آس اساں دی ٹُٹی کائی نیں

لڑنا اساں ظلماں ناں

زہر پیالے پیناں— سولی چڑھناں

تے سِر چڑھ کے مرناں

(جیکب)

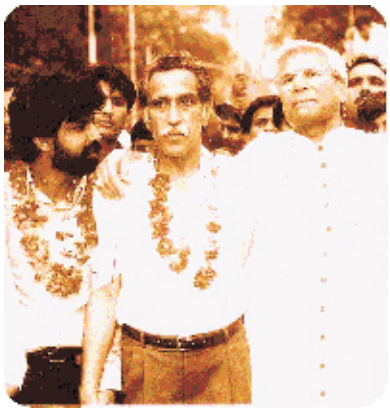

ایک لازوال قربانی کی مختصر کہانی

بشپ جان جوزف شہید

(15 نومبر 1932-6 مئی 1998)

جان جوزف فیصل آباد کے ایک گاؤں خوشپور میں پیدا ہوئے۔ وہ ایک کاتھولک پادری تھے جنہیں 1984 میں پہلے پاکستانی/پنجابی بشپ (اسقف) ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔

وہ کراچی سیمنری کے ڈین اور کاتھولک ادارہ ادبیات کے چیئرمین بھی رہے۔ وہ کئی مشرقی اور مغربی زبانیں جانتے تھے اور انہیں دینی اور دنیاوی علوم سے گہری نسبت تھی۔ بشپ جان جوزف کے دو تحقیقی مقالے بھی ہیں۔ کراچی یونیورسٹی میں انکی تحقیق کا موضوع "مغلیہ (اکبر) کے دور میں مسیحیت" جبکہ روم (اٹلی) میں انکی علمی جستجو کا موضوع "اسلام اور مسیحیت کے مشترکات" تھے۔ مقالے تاریخ کی گرد میں چُھپ گئے جنہیں تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔

ایک اعلیٰ کلیسیائی منصب دار اور فعال شہری کے طور پر انہوں نے بین المذاہب روابط کے فروغ کے لئے اپنے حلقے اور عصر میں بے پناہ کام کیا۔ مسیحی اور مسلمان آبادی کو ملانے کے لئے سمندری شہر کے قریب نہر پر پل تعمیر کروایا۔ جذام کے مریضوں کے لئے علاج اور اقامت کا انتظام کیا۔ نوجوانوں کے لئے تعلیم اور ہم نصابی تربیت کے ادارے بنائے۔

1985 میں کاتھولک کلیسیاء نے قومی کمیشن برائے امن و انصاف تشکیل دیا تو وہ اس کے بانی چیئرمین مقرر کئے گئے۔ یوں انسانی حقوق کے مشن سے انکی وابستگی گہری ہوتی چلی گئی۔ بشپ جان جوزف نے سینکڑوں پریشان حال لوگوں کے حقوق کی جدوجہد میں ان کا ساتھ دیا۔ بھٹہ مزدوروں کی گھروں سے بے دخلی ہو یا بے آسرا خواتین کے لئے پناہ گاہ بنانا ہو بشپ مرحوم پیش پیش رہے۔

انہوں نے 1992 میں قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ شامل کرنے کے خلاف سول سوسائٹی کی ملک گیر تحریک کی سربراہی کی۔ انہوں نے احتجاج اور بھوک ہڑتال کی تو حکومت کو یہ فیصلہ واپس لینا پڑا۔ بشپ جان نے مذہب کے ناجائز استعمال پر ایک طرف متاثرین کو قانونی و عملی امداد فراہم کر کے اور دوسری طرف حکومت کو قانون کے اندر موجود سقم سے آگاہ کرنے اور مذہبی ہم آہنگی کے راستے میں حائل نفرت کی دیواروں کو گرانے کی کوشش کی۔

جب تکفیر کے قوانین کا بداستعمال بڑھا تو بشپ مرحوم نے 6 مئی 1998 کو ساہیوال کی اُس عدالت کے سامنے جہاں ایک بے گناہ نوجوان ایوب مسیح کو سزائے موت سنائی گئی تھی اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے اس ظلم پر توجہ دلانے کی کوشش کی۔ ہزاروں لوگوں نے ان کے جنازے میں شریک ہو کر یک جہتی کا اظہار کیا۔ پاپائے اعظم جان پال دوئم کی طرف سے تعزیتی پیغام آیا اور عاصمہ جہانگیر (مرحومہ) نے تقریر کرتے ہوئے وعدہ کیا کہ مساوات، انسانی حقوق اور انصاف کی جدوجہد پُر امن جاری رہے گی۔

قومی کمیشن برائے امن و انصاف کی بشپ صاحب کی زندگی اور جدوجہد پر مبنی دستاویزی فلم (www.csjpak.org) پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

ادارہ برائے سماجی انصاف

(6 مئی 2022)